مختصر

احکامِ میّت

مرتبہ

محمد عثمان سہارنپوری

نظر فرمودہ

رہنمائے حق حضرت مولانا مفتی مجد القدوس خبیب رومی صاحب مدظلہ العالی

صدر مفتی مدرسہ عربی مظاہر علوم، سہارنپور و مفتی شہر، آگرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل نفس ذائقۃ الموت

(القرآن)

(ہر جاندار موت کا مزہ چکھے گا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختصر احکام میت

میّت کو نہلانے کا بیان:۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ جو شخص میّت کو غسل دے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو، اور جو میّت پر کفن ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا جوڑا پہنائیں گے۔

(احکام میت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ الترغیب والترھیب: کتاب الجنائز/ جلد ۴)

☆ میّت کو نہلانے کا حق سب سے پہلے تو اس کے قریب ترین رشتہ داروں کو ہے، بہتر ہے کہ وہ خود نہلائیں، اور عورت کی میّت کو قریبی رشتہ دار عورت نہلائے، کیونکہ یہ اپنے عزیز کی آخری خدمت ہے۔(احکام میّت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ درمختار)

☆ کوئی دوسرا شخص بھی نہلا سکتا ہے لیکن مرد کو مرد، عورت کو عورت غسل دے، جو ضروری مسائل سے واقف اور دین دار ہو۔

(احکام میّت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ شامی)

☆ کسی کو اجرت دیکر بھی میّت کو غسل دلایا جاسکتا ہے لیکن اجرت لے کر غسل دینے والا ثواب کا مستحق نہیں ہوتا، اگر چہ اُجرت لینا جائز ہے۔ (احکام میّت بحوالہ بہشتی گوہر)

☆ غسل دینے کے لئے گھر کے برتن استعمال کئے جاسکتے ہیں اگر چہ وہ مستعمل ہوں، نئے برتن منگانا ضروری نہیں۔

(احکام میّت بحوالہ بہشتی زیور)

☆ جس جگہ غسل دیا جائے وہاں پردہ ہونا چاہئے۔ بہت تیز گرم پانی سے غسل نہ دیں۔(احکام میت)

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میّت کو غسل دے تو اس کو چاہئے کہ غسل کرے۔(احکام میت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ ابن ماجہ)

☆ میّت کو غسل دینے والے کو بعد میں خود بھی غسل کر لینا مستحب ہے۔(احکام میت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ شامی)

مسئلہ : میّت کو غسل دینا فرضِ کفایہ ہے، کفن دینا اس پر نماز جنازہ پڑھنا اور دفن کرنا بھی فرضِ کفایہ ہے۔(احکام میّت)

میّت کو کفنانے کا بیان

مسئلہ : کفن کا کپڑا اُسی حیثیت کا ہونا چاہئے جیسا مردہ اکثر اپنی زندگی میں استعمال کرتا تھا، تکلّفات فضول ہیں۔

(احکام میت بحوالہ بہشتی زیور)

مسئلہ : مرد اور عورت دونوں کے لئے سب سے اچھا کفن سفید کپڑے کا ہے اور نیا اور پُرانا یکساں (برابر) ہے۔

(احکام میت بحوالہ امداد الفتاوی بحوالہ درمختار)

مسئلہ : مرد کے لئے خالص ریشمی یا زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے کا کفن مکروہ ہے، عورت کے لئے جائز ہے۔

(احکام میت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ درِمختار)

مسئلہ : اپنے لئے پہلے سے کفن تیار رکھنا مکروہ نہیں، قبر کا تیار رکھنا مکروہ ہے۔

(احکام میّت بحوالہ بہشتی گوہر)

مسئلہ : تبرک کے طور پر آبِ زم زم میں تر کیا ہوا کفن دینے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں، بلکہ باعثِ برکت ہے۔

(احکام میّت بحوالہ امداد الفتاویٰ)

مسئلہ : کفن میں یا قبر کے اندر عہد نامہ یا کسی بزرگ کا شجرہ یا قرآنی آیات یا کوئی دعاء رکھنا دُرست نہیں، اسی طرح کفن پر یا سینے پر کافور سے یا روشنائی سے کلمہ وغیرہ یا کوئی دعا لکھنا بھی دُرست نہیں۔

(احکام میّت بحوالہ بہشتی زیور)

مسئلہ : کسی بزرگ کا استعمال کیا ہوا کپڑا یا غلافِ کعبہ کے نیچے کا کپڑا ہو تو یہ کفن کے لئے بغیر دُھلے نئے کپڑے سے بھی بہتر ہے، اس کپڑے کا اگر کُرتا (جو میّت کو کفن میں پہنایا جاتا ہے) ہوسکے تو کُرتا کردو اور اگر چھوٹا ہو تو کُرتے میں سی دو۔

(احکام میّت بحوالہ امداد الفتاویٰ)

مسئلہ : کعبہ شریف کے غلاف کے اُوپر کا کپڑا جس پر کلمہ یا قرآنی آیات لکھی ہو وہ کفن یا قبر میں رکھنا دُرست نہیں۔

(احکام میّت بحوالہ امداد الفتاویٰ وشامی)

مسئلہ : غلافِ کعبہ اگر خالص ریشم کا ہو تو مرد کو اس میں کفنانا بہرحال ناجائز ہے، خواہ اُس پر کچھ لکھا ہوا نہ ہو؛ کیوں کہ میّت کو ایسے کپڑے میں کفن دینا جائز نہیں، جسے پہننا اُسے زندگی میں جائز نہ تھا اور خالص ریشم کا کپڑا مردوں کو پہننا جائز نہیں، عورتوں کو جائز ہے۔

(احکام میّت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ درِمختار)

مسئلہ : بعض جگہ رواج ہے کہ نوجوان لڑکی یا نئی دلہن مَر جاتی ہے تو اس کے جنازہ پر سرخ چادر یا زری گوٹہ کا دوپٹہ ڈالتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔

(احکام میت بحوالہ امداد الفتاوی بحوالہ رد المحتار)

☆ حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیش قیمت کفن استعمال نہ کرو؛ کیونکہ وہ (کفن بہر حال) جلد ہی ختم ہو جاتا ہے (پھر بیش قیمت کفن کا میّت کو کیا فائدہ)۔

(احکام میت بحوالہ معارف الحدیث بحوالہ سنن ابی داؤد)

☆ جب میّت کو غسل دے چکو تو چارپائی بچھا کر کفن کو تین بار یا پانچ بار یا سات بار لوبان کی دُھونی دو، پھر کفن کو چارپائی پر بچھا کر میّت کو اس پر لٹا دو اور ناک، کان اور منھ سے روئی جو غسل کے وقت رکھی گئی تھی نکال ڈالو۔ (احکام میت)

کفن بچھانے اور میّت کو اس میں کفنانے کا طریقہ مَرد و عورت کے لئے کچھ مختلف ہے؛ اس لئے یہاں مَرد کو کفنانے کی تفصیل لکھی جاتی ہے، عورت کو کفنانے کی تفصیل حضرت ڈاکٹر عبدالحیؒ صاحب علیہ الرحمہ کی کتاب ''احکام میّت'' میں دیکھی جا سکتی ہے۔

میّت کو کفنانے کا طریقہ:

میّت کو کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ چارپائی پر پہلے لفافہ بچھا کر اس پر اِزار بچھا دو، پھر کُرتا (قمیص) کا نچلا نصف حصہ بچھاؤ اور اُوپر کا باقی حصہ سمیٹ کر سَرہانے کی طرف رکھ دو، پھر میّت کو غسل کے تختے سے آہستگی سے اُٹھا کر اس بچھے ہوئے کفن پر لٹا دو اور قمیص کا نصف حصہ جو سَرہانے کی طرف رکھا تھا، اس کو سَر کی طرف اُلٹ دو کہ قمیص کا سوراخ

(گریبان) گلے میں آجائے اور پیروں کی طرف بڑھا دو، جب اس طرح قمیص پہنا چکو تو غسل کے بعد جو تہبند میّت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال دو اور اس کے سر اور ڈاڑھی پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دو، یاد رہے کہ مَرد کو زعفران نہیں لگانی چاہیئے۔ پھر پیشانی، ناک اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر (کہ جن اعضاء پر آدمی سجدہ کرتا ہے) کافور مل دو۔ اس کے بعد اِزار کا بایاں پلّہ (کنارہ) میّت کے اُوپر لپیٹ دو، پھر دایاں لپیٹو، یعنی بایاں پلّہ نیچے رہے اور دایاں اُوپر، پھر لفافہ اسی طرح لپیٹو کہ بایاں پلّہ نیچے اور دایاں اُوپر رہے، پھر کپڑے کی دھجی (کتّر) لے کر کفن کو سَر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دو اور بیچ میں سے کمر کے نیچے کو بھی ایک دھجی نکال کر باندھ دو؛ تاکہ ہوا سے یا ملنے جلنے سے کھل نہ جائے۔

(احکام میت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ شامی)

مسئلہ : بعض لوگ کفن پر بھی عطر لگاتے ہیں اور عطر کی پھریری میّت کے کان میں رکھ دیتے ہیں، یہ سب جہالت ہے، جتنا شریعت میں آیا ہے اس سے زیادہ مت کرو۔ (احکام میّت بحوالہ بہشتی زیور)

مسئلہ : جنازہ کے اُوپر جو چادر اُوڑھا دیتے ہیں یہ کفن میں داخل نہیں اور مَرد کے لئے ضروری بھی نہیں؛ لیکن اگر کوئی شخص اپنی چادر اس پر ڈال دے اور قبر پر جا کر اپنی چادر اُتار لے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (احکام میت بحوالہ مسافر آخرت)

☆ البتہ عورت کے جنازہ پر چادر ڈالنا پردے کے لئے ضروری ہے؛ مگر کفن میں یہ بھی داخل نہیں؛ چناں چہ اس کا ہم رنگِ کفن ہونا ضروری نہیں، پردے کے لئے کوئی سا

کپڑا ہو کافی ہے؛ بلکہ کوئی شخص اپنی چادر اس پر ڈال دے اور قبر پر جا کر اپنی چادر اُتار لے تو یہ بھی کافی ہے۔ (احکام میت بحوالہ مسافر آخرت و بہشتی زیور)

مسئلہ : مذکورہ بالا طریقہ سے جنازہ تیار کر کے اِس آخرت کے مسافر کو نمازِ جنازہ کے لئے صبر و تحمل کے ساتھ رُخصت کرو، کسی کو منہ دکھلانا ہو تو دکھلا دو، اس موقعہ پر بعض عورتیں بلند آواز سے رونے اور بَین کرنے لگتی ہیں، یا جنازہ کے ساتھ گھر سے باہر نکل آتی ہیں اور پردہ سے بھی غافل ہو جاتی ہے، ان سب باتوں سے خود بچنا اور دوسروں کو بچانا ضروری ہے؛ ورنہ صبر کا عظیم الشان ثواب بھی جاتا رہے گا اور آخرت کا وَبال بھی سر پڑے گا۔ (احکام میت)

نماز جنازہ

☆ جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہوئے ثواب لینے کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ چلے اور اس کے ساتھ رہے، یہاں تک کہ اس پر نماز بھی پڑھے اور اس کے دفن سے بھی فارغ ہو تو وہ دو قیراط ثواب لے کر واپس آتا ہے اور جو اُس پر نماز پڑھے، پھر دفن سے پہلے ہی پلٹ آئے تو وہ ایک ہی قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے۔ (معمولات نبوی بحوالہ مشکوٰۃ)

☆ جس مسلمان کے جنازہ میں چالیس مسلمان ایسے نماز کو کھڑے ہوں جو شرک نہ کرتے ہوں (اور بروایتِ دیگر جس مسلمان پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھیں گی، اس پر اللہ رب العزت جنت لازم کر دیں گے۔ (معمولات نبوی بحوالہ مشکوٰۃ)

☆ حضرت مالک بن ہبیرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا کہ جس مسلمان بندے کا انتقال ہو اور مسلمانوں کی تین صفیں اس کی نماز جنازہ پڑھیں (اور اس کے لئے مغفرت اور جنت کی دعا کریں) تو ضرور ہی اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے واسطے (مغفرت اور جنت) واجب فرما دیتے ہیں۔

(احکام میت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

☆ جنازہ کی نماز فرضِ کفایہ ہے، یہ نماز دراصل میت کے لئے دعائے مغفرت ہے، دعا کے قاعدہ کے مطابق یعنی پہلے اللہ رب العزت کی تعریف، پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود، پھر دعاء۔ پس، خوب یاد رکھنا چاہئے کہ اگر جنازہ کی دعا یاد نہ ہو تو کم سے کم فرض تو ہر شخص ادا کر ہی سکتا ہے؛ اس لئے دعا یاد نہ ہونے کی فکر میں نمازِ جنازہ نہ پڑھنا سخت غلطی ہے۔

(معمولاتِ نبویؐ)

نمازِ جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں:

۱۔ چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا، ہر تکبیر یہاں قائم مقام ایک رکعت کے سمجھی جاتی ہے، یعنی جیسے دُوسری نمازوں میں رکعت ضروری ہے ویسے ہی نمازِ جنازہ میں ہر تکبیر ضروری ہے۔ (احکام میت بحوالہ بہشتی گوہر)

۲۔ قیام یعنی کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھنا، جس طرح فرض اور واجب نمازوں میں قیام فرض ہے اور بے عذر اُس کا ترک جائز نہیں، اسی طرح نمازِ جنازہ بھی بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے سے ادا نہیں ہوتی۔ (احکام میت بحوالہ بہشتی گوہر)

نماز جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں:

(۱) اللہ رب العزت کی حمد وثنا کرنا۔

(۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا۔

(۳) میّت کے لئے دُعائے مغفرت کرنا۔ (احکام میّت بحوالہ بہشتی گوہر)

نماز جنازہ کی نیت:

☆ میں نے یہ ارادہ کیا کہ نمازِ جنازہ پڑھوں جو اللہ تعالیٰ کی نماز ہے اور میّت کے لئے دعا ہے۔

بالغ مرد اور عورت کی نمازِ جنازہ کی دعا:

☆ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا. اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔ (احکام میّت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ جامع ترمذی)

نابالغ لڑکے کی نماز جنازہ کی دعا:

☆ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔ (احکام میّت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ ردالمحتار)

نابالغ لڑکی کی نمازِ جنازہ کی دعا:

☆ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً۔ (احکام میّت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ ردالمحتار)

وضاحت : یاد رکھیں کہ پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھیں اور دوسری تکبیر کے بعد دُرودِ شریف پڑھیں اور تیسری تکبیر کے بعد دعا پڑھیں اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں۔

مسئلہ : اگر کسی کو نمازِ جنازہ کی دُعا یاد نہ ہو تو صرف اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ پڑھ لے، اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو صرف چار تکبیریں کہہ دینے سے بھی نماز ہو جائے گی۔ (احکام میت بحوالہ بہشتی گوہر)

جوتے پہن کر نمازِ جنازہ پڑھنا:

مسئلہ : آج کل بعض لوگ جنازہ کی نماز جوتے پہنے ہوئے پڑھتے ہیں، ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ جس جگہ کھڑے ہوں وہ جگہ اور جوتے دونوں پاک ہوں، ورنہ ان کی نماز نہیں ہوگی۔ (احکام میت بحوالہ بہشتی گوہر)

مسئلہ : اگر جوتا پیر سے نکال دیا جائے اور اس پر کھڑے ہوں تو صرف جوتے کے اُوپر کا حصہ جو پیر سے متصل ہو تو اس کا پاک ہونا ضروری ہے؛ اگر چہ تلا ناپاک ہو؛ نیز اس صورت میں اگر وہ زمین بھی ناپاک ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (احکام میت بحوالہ بہشتی گوہر، امداد الاحکام)

☆ جو شخص جنازہ کے ساتھ چلے تو اُسے چاہئے کہ چارپائی کے ہر طرف سے اُسے اٹھائے، یہی طریقہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

(معمولات نبوی بحوالہ جمع الفوائد)

☆ جنازہ کے ساتھ نہ تو شور اور آواز کرو، نہ آگ لے کر چلو اور نہ اس کے آگے آگے چلو۔ (معمولات نبوی بحوالہ جمع الفوائد)

☆ جو شخص جنازہ کو چالیس قدم اٹھائے اللہ رب العزت اس کے چالیس گناہ مٹا دیتے ہیں۔ (معمولات نبوی بحوالہ مراقی الفلاح)

☆ جنازہ کے ہمراہ کثرت سے کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ پڑھو۔ (معمولات نبوی بحوالہ جمع الفوائد)

☆ جنازہ کے ہمراہ کثرت سے کلمہ پڑھنا چاہئے؛ اس لئے کہ سنت ہے؛ مگر زور و شور سے نہ پڑھنا چاہئے؛ اس کے لئے کہ ممانعت ہے۔

(معمولات نبویؐ)

☆ جنازہ کو تیز قدم لے چلنا مسنون ہے؛ مگر اتنا تیز بھی نہیں کہ لاش اچھلنے لگے اور عام طور پر ساتھی لوگوں کو تکلیف ہو۔ (معمولات نبویؐ)

☆ جنازہ کو دیکھ کر حضورِ اقدس ﷺ کا آخری فعل بیٹھے رہنا ہی ہے؛ اس لئے اب جنازہ کو دیکھ کر کھڑا نہ ہونا چاہئے۔ ہاں اگر کسی کو کندھا دینا اور دفن میں شریک ہونا ہے تو ضرور اٹھ کر ساتھ ہو جائے۔ (معمولات نبویؐ)

مسئلہ : نمازِ جنازہ کے بعد اہل جنازہ کی اجازت کے بغیر دفن سے پہلے واپس نہ ہونا چاہئے اور دفن کے بعد بغیر اجازت کے بھی واپس ہو سکتے ہیں۔ (احکام میت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ عالمگیری)

احکام و آداب برائے قبر:

☆ قبر کی گہرائی مع بغلی و لحد کی گہرائی کے میت کے جسم کے برابر ہو تو بہتر ہے ورنہ اس کے سینے تک اور کم سے کم اس کی کمر تک ہونی چاہئے۔ (معمولات نبویؐ)

☆ قبر کی چوڑان میت کے نصف جسم کے برابر ہونی چاہئے۔ (معمولات نبویؐ)

☆ لحد ہو یا بغلی ڈیڑھ بالشت سے زیادہ گہری نہ ہونی چاہئے؛ کیونکہ اتنی گہرائی میں انسانی جسم چھپ سکتا ہے کہ اگر اُس پر اینٹیں یا لکڑی پاٹی جائیں تو جسم کو صدمہ نہ پہنچے گا اور

انسانی جسم کا یہی احترام ملحوظ تھا جو قبر کے اندر بھی لحد یا بغلی کا حکم دیا گیا؛ تاکہ انسانی جسم پر مٹی نہ پڑنے پائے۔ (معمولات نبویؐ)

☆ یہی ڈیڑھ بالشت گہرائی کی مٹی قبر درست کرنے کے بعد زمین کی سطح سے اونچی کرنے کے لئے بچے گی۔ زمین سے قبر ڈیڑھ بالشت ہی اونچی رہے زیادہ اونچی خلافِ سنّت ہے۔ (معمولات نبویؐ)

وضاحت : میّت کی لمبائی و چوڑائی کی ناپ لے کر اس کے مطابق صندوقی یا بغلی لحد (قبر کے اندر کا حصہ) تیار کرائی جائے، جس میں میّت بآسانی رکھی جاسکے۔

☆ حضورِ اقدس ﷺ نے منع فرمایا ہے قبروں کو پختہ بنانے سے، اس پر روضہ و عمارت بنانے سے، اس پر بیٹھنے سے، اس پر کچھ لکھنے سے اور اس کو روندنے سے۔ (معمولات نبویؐ بحوالہ جمع الفوائد)

☆ جب حضورِ اقدس ﷺ میّت کو قبر میں رکھتے تو فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (معمولات نبویؐ بحوالہ ترمذی)

ترجمہ : اللہ کی مدد سے اور حضورِ اقدس ﷺ کے طریقہ کے مطابق۔

☆ جب حضورِ اقدس ﷺ میّت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو ٹھہرے رہتے اور فرماتے : اپنے اس بھائی کے لئے بخشش کی دعا کرو اور دعا کرو کہ اللہ رب العزت اس کو (تعلیم کلمہ پر) جمنا نصیب فرمائیں؛ کیوں کہ بس اب جلد ہی اس سے سوالات کئے جائیں گے۔
(معمولات نبویؐ بحوالہ جمع الفوائد)

☆ فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مرجائے تو اس کو روکا نہ کرو؛ بلکہ اس کو جلد اس کی قبر تک پہنچاؤ اور یہ چاہئے کہ (دفن کے بعد) اس کے سرہانے سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات

پڑھی جائیں اور اس کی پائنتی سورۂ بقرہ کی آخری آیات (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے)۔
(معمولات نبوی بحوالہ جمع الفوائد)

☆ قبر میں مُردے کو پچھم طرف سے اتارنا چاہیئے اور پہلے سَر کی طرف سے اتارنا چاہیئے اور داہنی کروٹ پر لِٹانا چاہیئے۔

(معمولات نبویؐ)

☆ مسئلہ: میت کو قبر میں رکھ کر داہنے پہلو پر اس کو قبلہ رُو کر دینا مسنون ہے۔ صرف منہ قبلہ کی طرف کر دینا کافی نہیں بلکہ پورے بدن کو اچھی طرح کروٹ دے دینا چاہیئے۔
(احکام میت بحوالہ بہشتی گوہر و اصلاحِ انقلابِ امت)

☆ قبر میں میّت کے قریبی رشتہ دار چار آدمی اُتریں۔ حضورِ اقدس ﷺ کے لئے بھی چار آدمی: حضرت علی، حضرت فضل، حضرت قثم اور حضرت شقران رضی اللہ عنہم اُترے تھے۔
(معمولات نبویؐ)

مسئلہ: مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے کہ سَرہانے کی طرف سے شروع کیا جائے اور ہر شخص تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈال دے اور پہلی مرتبہ مٹی ڈالتے وقت کہے، مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور دوسری مرتبہ کہے، وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری مرتبہ کہے وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی۔ (احکام میت و بہشتی گوہر و مستدرک حاکم و مسند احمد)

☆ قبر پر کیوڑا چھڑکنا منع ہے، کیوں کہ یہ تبذیر (فضول خرچی) ہے۔ (معمولات نبویؐ)

☆ قبر کو سوا بالشت بلند کرنے کے بعد اس پر پانی چھڑک دینا مستحب ہے، سر کی طرف سے ڈالنا شروع کریں اور پیروں پر ختم کریں۔ (معمولات نبویؐ)

☆ قبر پر اگر بتی، لوبان، آگ وغیرہ کی ممانعت آئی ہے۔ (معمولات نبویؐ)

☆ قبر کو اونٹ کی کوہان کے نمونہ کا ہونا چاہئے بیچ میں بلند اِدھر اُدھر ڈھلوان۔ (معمولات نبویؐ)

☆ اگر میّت کو قبر میں قبلہ رُو کرنا یاد نہ رہے اور بعد دفن کرنے اور مٹی ڈالنے کے خیال آئے تو پھر قبلہ رُو کرنے کے لئے اس کی قبر کھولنا جائز نہیں، ہاں اگر صرف تختے رکھے گئے ہوں مٹی نہ ڈالی گئی ہو تو تختے ہٹا کر اس کو قبلہ رُو کر دینا چاہئے۔

(احکام میت بحوالہ بہشتی گوہر)

اہل میّت کی طرف سے دعوت طعام؟

آج کل بعض ناواقف لوگوں میں جو رسم ہے کہ تعزیت کے لئے آنے والوں کے واسطے میّت کے گھر والے کھانا پکواتے اور ان کی دعوت کرتے ہیں، یہ سنت کے خلاف ہونے کے باعث ناجائز ہے اور بدعت ہے؛ کیونکہ دعوت خوشی کے موقعہ پر ہوتی ہے، غمی پر نہیں، آنے والوں کو بھی چاہئے کہ اگر وہ اہل مِیّت کے واسطے کھانا نہیں بھیجتے تو کم از کم اُن پر اپنا بوجھ تو نہ ڈالیں۔

(احکام میت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ شامی)

تمہیں بتائیں کہ مرنے کے بعد کیا ہوگا　　پلاؤ کھائیں گے احباب، فاتحہ ہوگا!

قرضوں کی ادائیگی:

تجہیز و تکفین کے اور تدفین کے مصارف ادا کرنے کے بعد سب سے اہم کام لوگوں کے اُن قرضوں کی ادائیگی ہے جو میّت کے ذمہ رہ گئے ہیں، اگر میّت نے بیوی کا مہر ادا نہیں کیا تھا تو وہ بھی قرض ہے اور اس کی ادائیگی بھی ایسی ہی ضروری اور لازم ہے

جیسی دوسرے قرضوں کی، غرض تجہیز وتکفین اور تدفین کے بعد جو ترکہ بچے اس میں سب سے پہلے میّت کے تمام قرضے ادا کرنا فرض ہے، چاہے اس نے قرضے ادا کرنے کی وصیت کی ہو یا نہ کی ہو اور چاہے اس کا یہ باقی ماندہ سارا ترکہ قرضوں ہی کی ادائیگی میں ختم ہو جائے، اگر قرضوں کی ادائیگی کے بعد کچھ ترکہ بچا تب تو میّت کی وصیت میں بھی شرعی قاعدے کے مطابق خرچ کیا جائے گا اور اُن وارثوں کو بھی اُن کے حصے ملیں گے اور کچھ بھی نہ بچا تو نہ وصیت میں خرچ کیا جاسکے گا، نہ وارثوں کو کچھ ملے گا؛ کیونکہ شریعت میں قرضوں کی ادائیگی وصیت اور میراث پر بہر حال مقدم ہے۔ (احکام میت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ مفید الوارثین)

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص آئے اور عرض کیا کہ ماں باپ کی وفات کے بعد کوئی چیز ایسی ہے جس کے ذریعہ میں ان کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک کا طریقہ یہ ہے کہ: (۱) ان کے لیے رحمت کی دعا کی جائے۔ (۲) ان کے لیے مغفرت و بخشش طلب کی جائے۔ (۳) ان کے بعد ان کے وعدوں اور وصیت کو پورا کیا جائے۔ (۴) اس رشتہ داری کو نبھایا جائے جو صرف ماں باپ کے تعلق کی وجہ سے ہو۔ (۵) ان کے دوستوں کی عزت وتکریم کی جائے۔

ایصالِ ثواب:

۱۔ دفن کے بعد تھوڑی دیر قبر پر ٹھہرنا اور میّت کے لئے دُعائے مغفرت کرنا یا قرآن مجید پڑھ کر ثواب پہنچانا مستحب ہے۔ (احکام میت بحوالہ بہشتی گوہر بحوالہ شامی)

فتاوی عالمگیری میں ہے کہ اتنی دیر ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں ایک اُونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم ہوسکتا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اُونٹ ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت تقسیم کیا جائے؛ بلکہ صرف وقت کی مقدار بتانا مقصود ہے کہ جتنا وقت ان دونوں کاموں میں صرف ہوتا ہے اتنی دیر ٹھہرنا چاہیے، عرب کے لوگ یہ دونوں کام نہایت پھُرتی سے کر لینے کے عادی تھے، عصر کی نماز کے بعد یہ دونوں کام اگر کرتے تو مغرب سے پہلے فارغ ہو جاتے، جیسا کہ روایاتِ حدیث میں مذکور ہے۔ (احکام میت، رفیع)

۲۔ قبروں پر چراغ جلانے اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ (احکام میت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ زاد المعاد)

۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں کسی ایمان والے بندے (یا بندی) کے کسی پیارے کو اٹھالوں، پھر وہ ثواب کی اُمید میں صبر کرے تو میرے پاس اُس کے لئے جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں۔
(احکام میت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ صحیح بخاری، معارف الحدیث)

۴۔ قبروں کی زیارت کرنا، یعنی اُن کو جا کر دیکھنا مَردوں کے لئے مستحب ہے، بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں کم از کم ایک بار قبروں کی زیارت کی جائے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ وہ دن جمعہ کا ہو۔ (احکام میت بحوالہ بہشتی گوہر)

۵۔ اہلِ قُبور کو سلام ان الفاظ میں کرنا چاہیے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ۔

ترجمہ: سلام ہو تم پر اے قبر والوں! اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائیں، تم ہم سے آگے جانے والے ہو اور ہم پیچھے پیچھے آرہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ کی چند قبروں سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو انہی الفاظ میں سلام فرمایا تھا۔

(احکام میّت بحوالہ معارف الحدیث بحوالہ جامع ترمذی)

۶۔ مسئلہ : سلام کے بعد قبلہ کی طرف پشت کر کے اور میّت (قبر) کی جانب منہ کر کے جتنا ہو سکے قرآنِ شریف پڑھ کر میّت کو ثواب پہنچا دیں (مثلاً : سورہ فاتحہ (ایک بار) سورہ یٰسٓ (ایک بار) سورہ تبارك الّذی (ایک بار) سورہ التکاثر (ایک بار) سورہ قل ھو اللہ احد (تین بار) یا جس قدر آسانی سے پڑھا جا سکے، پڑھ کر دعا کریں کہ:

یا اللہ! اس کا ثواب صاحبِ قبر کو پہنچا دیجئے۔ (احکام میّت بحوالہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ : ج ۴/ ص ۱۱۵، مراقی الفلاح : ص ۳۴۱)

۸۔ مسئلہ : میّت کے لئے دعائے مغفرت بھی کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادتِ کریمہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبروں کی زیارت اس لئے (بھی) فرماتے تھے کہ اُن کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ (مدارج النبوۃ)

۹۔ **ایصالِ ثواب کا مسنون طریقہ** : اس کی حقیقت شریعت میں فقط اتنی ہے کہ کسی نے کوئی نیک کام کیا، اُس پر اِس کو جو کچھ ثواب ملا اس نے اپنی طرف سے وہ ثواب دوسرے کو دے دیا (خواہ مردہ ہو یا زندہ) وہ اس طرح کہ یا اللہ! میرے اس

عمل کا ثواب جو آپ نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ فلاں شخص کو دیدیجئے اور پہنچا دیجئے، مثلاً: کسی نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ کھانا یا مٹھائی یا کوئی نقد رقم یا کوئی کپڑا وغیرہ دیا یا نفل نمازیں پڑھی یا نفل روزے رکھے یا نفل حج وعمرے کئے یا قرآن پاک کی تلاوت کی ،تسبیحات ،کلمۂ طیبہ وغیرہ پڑھا یا مستقل خیراتِ جاریہ قائم کیں ،مثلاً : تعمیر مسجد، دینی مدارس یا دینی ومذہبی کتابوں کی اشاعت فی سبیل اللہ کی ،اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ جو کچھ اس کا ثواب مجھے ملا ہے وہ ثواب فلاں شخص کو پہنچا دیجئے ،خواہ اس قسم کا نیک کام آج کیا ہو یا اس سے پہلے عمر بھر میں پہلے کبھی کیا تھا دونوں کا ثواب پہنچ جاتا ہے، بس اس قدر شریعت سے ثابت ہے ۔(احکام میت بحوالہ بہشتی زیور بحوالہ شامی)

ستّر ہزار کلمہ کی فضیلت:

ایک روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص ستّر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر کسی مرحوم کو بخش دے تو وہ قبر کے عذاب سے نجات پا جاتا ہے، چنانچہ امام یافعیؒ نے اپنی کتاب ’’نزہۃ البساتین‘‘ میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میرے محلے میں ایک نیم مجذوب قسم کے آدمی رہتے تھے ،کبھی کبھی ایسی باتیں کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے مجھے یہ شک ہوتا تھا کہ شاید یہ اصلی مجذوب نہیں ہیں، بلکہ بناوٹی مجذوب ہیں، مگر اس بات کا یقین نہیں تھا، ایک دن ایسا ہوا کہ ایک دعوت میں وہ بھی مدعو تھے، اور میں بھی مدعو تھا، کھانا کھایا جا رہا تھا، کھانا کھانے کے دوران ان پر یکا یک ایک حال طاری ہوا، اور اس حال کے اندر وہ زور زور سے رونے لگے ۔اور بار بار یہ کہنے لگے کہ ہائے! میری ماں کو قبر کا عذاب ہو رہا ہے، میری ماں بہت سخت عذاب میں مبتلا ہے، میری ماں کو بچاؤ، میں نے دل ہی دل میں یہ سوچا کہ

میں نے کلمہ طیبہ کو ستر ہزار مرتبہ پڑھا ہوا ہے، آج میں اس کی ماں کو اس کا ثواب بخش کر یہ آزمائش کرتا ہوں کہ یہ مجذوب سچا ہے یا جھوٹا ہے؟ اور اس کے بارے میں جو روایت مجھ تک پہنچی ہے وہ درست ہے یا نہیں؟ چنانچہ میں نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ یا اللہ میں نے جو ستر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھا ہے وہ میں نے اس کی ماں کے اوپر قربان کیا۔ جیسے ہی میں نے یہ دعا کی، اس کے دوسرے لمحہ میں میں نے اس مجذوب کو دیکھا کہ وہ خوش ہو کر کہنے لگا کہ ہائے! اب تو میری ماں قبر کے عذاب سے بچ گئی، اب وہ بڑے آرام میں ہے اور اب اس کا سب عذاب ختم ہوگیا ہے، وہ بزرگ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ سے مجھے دو باتیں حاصل ہوئیں، ایک یہ کہ ستر ہزار والی روایت جو مجھے پہنچی تھی اور اس کی مجھے تحقیق نہیں تھی کہ آیا یہ روایت مستند ہے یا نہیں؟ اب مجھے اطمینان ہوگیا کہ یہ روایت سچی ہے۔ کیونکہ میں نے خود تجربہ کر کے دیکھ لیا، دوسرے یہ کہ مجھے اس مجذوب کے بارے میں شبہ تھا کہ یہ اصلی مجذوب ہے یا بناوٹی مجذوب ہے؟ اب وہ میرا شبہ بھی دور ہوگیا، اور وہ بدگمانی جو رہتی تھی وہ بھی الحمد للہ دور ہوگئی، اور اس کا اطمینان ہوگیا کہ یہ سچا مجذوب ہے جھوٹا نہیں ہے۔

موت سے پہلے موت کی تیاری:

بہر حال! اللہ تعالیٰ نے عالم برزخ میں بھی ہمارے لیے یہ رحمت کا سامان کیا ہوا ہے کہ اگر دنیا والے اس کو ثواب پہنچاتے رہیں اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہیں، تو وہاں بھی مغفرت کا سامن ہوسکتا ہے، اسی لیے اہل برزخ منتظر رہتے ہیں، لہٰذا اس سے پہلے ہم منتظر ہوں، ہمیں اپنے لیے سب کچھ کر لینا چاہئے، کسی دوسرے پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔ جیسے دنیا کے کاموں میں دوسروں پر تکیہ کر کے نہیں بیٹھتے بلکہ از خود محنت کرتے ہیں۔ کماتے ہیں، کھاتے

ہیں، یہی اصول آخرت کے لئے بھی اپنانا چاہئے کہ از خود آخرت کے لئے تیاری کرنا محنت مشقت برداشت کر کے آخرت بنانا ضروری ہے، یہ دنیا ختم ہو جانے والی ہے اور آخرت باقی رہنے والی ہے، جو اللہ تعالیٰ کے پاس جائے گا وہ باقی رہے گا، جو ہم یہاں جمع کریں گے وہ ختم ہو جائے گا، قرآن کریم کا ارشاد ہے:

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ

ترجمہ : جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔

اب ہم فانی کی خوب کوشش کریں اور باقی کے لئے کوئی محنت اور کوشش نہ کریں یہ بڑی ناسمجھی کی بات ہے۔

(مروجہ قرآن خوانی کی شرعی حیثیت)

بیماری اور موت کے متعلقات کی دعائیں:

۱۔ **دعا برائے جملہ امراض** : اپنا ہاتھ تکلیف کی جگہ پر رکھے اور یہ دعاء پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ (تین مرتبہ) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔ (سات مرتبہ) (اذکار مسنونہ بحوالہ صحیح مسلم)

۲۔ **آنکھ دکھنے کی دعا** : اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ۔

(اذکار مسنونہ)

۳۔ **پھوڑے پھنسی اور زخم کی دعا** : اپنی شہادت کی انگلی پر اپنا تھوک لگائے پھر انگلی مٹی پر رکھے، تاکہ کچھ خاک اس میں لگے، پھر انگلی کو اس دکھتی جگہ پر پھیرے اور پھیرنے میں کہتا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔
(اذکارِ مسنونہ بحوالہ صحیح مسلم)

۴۔ **جب پیر سُن ہو جائے** : ایسے موقعہ پر کوئی بھی درود شریف پڑھے، مثلاً : صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ (اذکارِ مسنونہ بحوالہ رد المختار)

۵۔ **کان کے بولنے اور سنسنانے پر** : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَّنْ ذَكَرَنِيْ۔ (اذکارِ مسنونہ بحوالہ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی)

۶۔ **نظر بد کی دعا** : بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا۔
(اذکارِ مسنونہ بحوالہ عمل الیوم واللیلۃ للنسائی)

۷۔ **بخار آنے پر** : بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔ (اذکارِ مسنونہ بحوالہ جامع ترمذی)

۸۔ مَریض کی عیادت کے وقت کی دُعا:

(۱) لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ، لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔ (اذکارِ مسنونہ بحوالہ صحیح بخاری)

(۲) اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ۔ (اذکارِ مسنونہ بحوالہ صحیح بخاری)

(۳) اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ۔ (۷ مرتبہ)
(اذکارِ مسنونہ بحوالہ سنن ابوداؤد)

۹۔ زندگی سے ناامیدی کی حالت میں:

جب زندگی سے مایوسی ہو جائے تو موت کی تمنا نہ کرے، اگر دعا کرنا ہی چاہے تو یہ دعا کرے۔

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِی مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّی وَتَوَفَّنِی اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّی۔

(أذکارِ مسنونہ بحوالہ صحیح بخاری)

۱۰۔ قریب الموت مریض کی دعا:

(۱) اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ۔ (أذکارِ مسنونہ بحوالہ جامع ترمذی)

(۲) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاَلْحِقْنِی بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔ (أذکارِ مسنونہ بحوالہ صحیح بخاری)

۱۱۔ موت کے وقت:

قریب الموت شخص کے پاس جو لوگ موجود ہو، وہ اس کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کریں، جس کی صورت یہ ہے کہ سامنے اس کلمہ کو پڑھا جائے تاکہ وہ بھی سن کر ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے، جب تک کوئی دنیا کی بات نہ کرے دوبارہ تلقین نہ کرے۔

(أذکارِ مسنونہ بحوالہ صحیح مسلم فتح الملہم)

۱۲۔ میّت کی آنکھیں بند کرتے وقت: بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

(أذکارِ مسنونہ بحوالہ سنن بیہقی)

۱۳۔ کسی کے انتقال پر: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ، اَللّٰھُمَّ عِنْدَكَ

اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِی فَاْجُرْنِی فِیْھَا وَاَبْدِلْنِی بِھَا خَیْرًا مِّنْھَا۔

(أذکارِ مسنونہ بحوالہ سنن ابوداؤد)

۱۴۔ جب ماتم پرسی کرے : اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى، وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ۔ (اذکارِ مسنونہ بحوالہ صحیح بخاری)

ختم شد

☆☆☆☆☆☆

ناشر :

مجلس ترجمان حق، آگرہ

رابطہ نمبر:۔ 9837658593،9358402797